سوال

(322) کھڑے ہو کر جوتے پہننا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سنن ابی داود، کتاب اللباس ، باب فی الانتعال میں آیا ہے کہ :

"حدثنا محمد بن عبد الرحيم أبو يحيى أخبرنا أبو أحمد الزبيري حدثنا إبراهيم بن طهمان عن أبي الزبير عن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن ينتعل الرجل قائما"

"یعنی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو کھڑے ہو کر جوتے پہننے سے منع فرمایا ہے (حدیث :4135)(ڈاکٹر نسیم اختر اسلام آباد)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ روایت بلحاظ سند ضعیف ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے۔

"قال النسائی : ذكر المدلسين : الحسن ، قتادة ، حجاج بن أرطاة ، حميد ، سليمان التيمی ، يونس بن عبيد ، يحيى بن أبي كثير ، أبو إسحاق الحكم بن عتيبة ، مغيرة ، إسماعيل بن أبي خالد ، أبو الزبير ابن أبي نجيح ابن جريج ابن أبي عروبة ہشيم سفيان بن عيينة" (سیر اعلام النبلاء ج7ص74)

یعنی ابو الزبیر، قتادہ اور سفیان بن عیینہ وغیر ہم مدلسین میں سے تھے۔ (تفصیل کے لیے میری کتاب الفتح المبین دیکھیں) امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو الزبیر رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا :

وکان یدلس "اور وہ تدلیس کرتے تھے (السنن الکبری 1/640،ح210)

تدلیس کے بارے میں راجح اصول یہی ہے کہ مدلس کی عن والی روایت ناقابل قبول ہوتی ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

"فقلنا : لا نقبل من مدلس حديثا حتى يقول فيه ؛ حدثني : او سمعت"

پس ہم نے کہا: ہم کسی مدلس کی کوئی حدیث اس وقت تک قبول نہیں کریں گے جب تک وہ حدثني یا سمعت نہ کہہ دے۔ (الرسالۃ ص380فقرہ نمبر1035)

یعنی سماع کی تصریح کے بغیر مدلس کی روایت غیر مقبول ہے۔

لہٰذا ابوداود رحمۃ اللہ علیہ والی روایت مذکورہ کی سند ابوالزبیر کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس ضعیف روایت کے تین صحابہ، سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ضعیف شواہد بھی ہیں جن پر علی الترتیب تبصرہ درج ذیل ہے۔

شاہد نمبر1۔

سفیان (الثوری) عن عبداللہ بن دینار عن ابن عمر۔ الخ (سنن ابن ماجہ ح3619) علی بن عبداللہ المدینی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "ان سفیان کان یدلس"

بے شک سفیان (ثوری) تدلیس کرتے تھے۔ (الکفایہ ص362وسندہ صحیح)

امام سفیان ثوری کے شاگردوں ابو عاصم (سنن الدارقطنی ج3ص102) یحییٰ بن سعید القطان اور عبداللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ نے بھی انہیں مدلس قرار دیا ہے۔ دیکھئے تہذیب التہذیب (ج11ص192ء ج4ص102) وغیرہ لہٰذا یہ سند امام سفیان ثوری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

شاہد نمبر2۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سنداول

"معمر عن قتادہ عن انس رضی اللہ عنہ" (سنن ترمذی1776)

یہ سند قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"لایصح ہذالحدیث" اور یہ حدیث صحیح نہیں ہے (حوالہ مذکورہ)

سنددوم:

عینیہ بن سالم عن عبیداللہ بن ابی بکر عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ الخ

(کشف الاستار عن زوائد البزار ج3ص366ح2959 ومجمع الزوائد ج5ص139)

اس سند کے راوی عینیہ بن سالم صاحب الالواح پر جرح منقول ہے۔

دیکھئے لسان المیزان (ج4ص444ترجمہ نمبر6356) اور توثیق کسی سے ثابت نہیں۔

لہذا یہ سند ضعیف ہے۔

شاہد نمبر 3۔

عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ :۔

سند اول :

"حدثنا الحارث بن نبہان ، عن معمر ، عن عمار بن ابی عمار عن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ.....الخ" (الترمذی :1775)

امام نسائی نے کہا : حارث بن نبہان : متروک الحدیث ہے۔ (کتاب الضعفاء المتروکین ص165 ترجمہ نمبر 116)

لہذا یہ سند سخت ضعیف ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمایا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

سند دوم :

"ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ الخ" (ابن ماجہ :3618)

ابو معاویہ ثقہ تھے لیکن تدلیس بھی کرتے تھے۔

(دیکھئے طبقات ابن سعد ج6 ص392 وتہذیب التہذیب ج9 ص121)

لہذا یہ سند بھی ضعیف ہے۔ اعمش بھی مدلس تھے اور ضعفاء سے تدلیس کرتے تھے۔ ابو صالح سے ان کی روایت ہو یا کسی اور سے تصریح سماع کے بغیر ان کی (صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے علاوہ ہر کتاب میں) ہر روایت ضعیف ہوتی ہے۔

سند سوم :

سعید بن بشیر عن عمران بن داور عن سیف بن کریب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ الخ

(المعجم لابن الاعرابی ج1 ص237،236 ح158، دوسرا نسخہ ح159)

اس میں سعید بن بشیر جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے اور سیف بن کریب کے حالات نہیں ملے لہذا یہ سند بھی ضعیف ہے۔

سند چہارم :

"عروہ بن علی السہمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ الخ" (الضعفاء للعقیلی ج3 ص364)

عروہ بن علی کے بارے میں امام عقیلی نے کہا "مجہول بالنقل "یعنی یہ مجہول راوی ہے۔اس کی سند کا ایک راوی محمد بن حمید (الرازی)جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے لہٰذا یہ سند بھی ضعیف ہے۔

میرے علم کے مطابق کھڑے ہو کر جوتے پہننے کی ممانعت میں یہی احادیث مروی ہیں اور شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے السلسلۃ الصحیحہ قرار دیا ہے جو کہ اصول حدیث کی روسے صحیح نہیں ہے۔

بعض لوگوں نے سفیان ثوری اور اعمش کی تدلیس کا دفاع کرنے کی کوشش کی ہے جو کہ بے سود ہے۔ثابت شدہ حقیقت کا انکار کرنا علمی میدان میں کوئی وزن نہیں رکھتا اور بعض لوگوں نے ان تمام ضعیف سندوں کو ملا کر اس حدیث کو حسن کا درجہ تک پہنچانے کی کوشش کی ہے یہ بھی اصول حدیث کی روسے غلط ہے۔

حافظ ابن کثیر الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا:

"(قلت) یکفی فی المناظرۃ تضعیف الطریق التی أبداھا المناظر، وینقطع؛إذالأصل عدم ماسواھا، حتی یثبت بطریق أخری واللہ أعلم "

میں نے کہا: مناظرہ میں مخالف جو سند پیش کرے اس کا ضعیف ثابت کر دینا ہی کافی ہے۔وہ لاجواب ہو جائے گا۔کیونکہ اصل یہی ہے کہ اس روایت کے علاوہ دوسری کوئی سند نہیں الا یہ کہ دوسری سند سے یہ بات ثابت ہو جائے واللہ اعلم (اختصار علوم الحدیث ص85نوع22)

خلاصہ یہ کہ یہ روایت اپنی تمام سندوں کے ساتھ ضعیف ہے(شہادت ستمبر2001)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔اصول، تخریج اور تحقیقِ روایات-صفحہ605

محدث فتویٰ